الدرس العشرون
بیسواں درس

قالوا عن محمد ﷺ
آپ ﷺ کے بارے میں اہل فکر کی رائے

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اہل مغرب کے فلاسفہ کی آراء سے چند اقتباسات جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ آپ کی عظمت کے قائل، آپ کی نبوت کو ماننے والے، آپ کی خوبیوں کے ثناخواں، جو دین آپ لے کر آئے تھے اُس کی حقیقت کے معترف، تعصب سے دور، اور جو غلط پروپیگنڈہ دشمن پھیلا رہے تھے اُس کے خلاف تھے۔ (یہ بات یاد رہے کہ محمد ﷺ لوگوں کی تعریف، ان کی گواہی کے محتاج نہیں ہیں۔ اس کے باوجود کچھ مثالیں دینے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو غیر مسلم حضرات محمد ﷺ کو جانے بغیر آپ پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ جان لیں کہ خود ان ہی کی قوم اور دین پر قائم کئی مفکرین نے جب نبی ﷺ کی سیرت کو پڑھا تو حق بات کی گواہی دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور جیسے مثل ہے: حق وہی ہے جس کا دشمن بھی اعتراف کرے۔)

برطانوی فلاسفر برناڈشو[1] اپنی کتاب محمد [جسے انگریزی حکومت نے جلادیا تھا] میں لکھتے ہیں: آج کا زمانہ محمد کی لائی ہوئی فکر کا سب سے زیادہ محتاج ہے، اس نبی نے اپنے دین کو ہمیشہ عزت واحترام کی حیثیت دی ہے۔ ہر معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ سب سے زیادہ کامیاب دین ہے اور ہر دور میں ضروریات پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ متعدد انگریز کھلی آنکھوں کے ساتھ اور دلیل کو سمجھ کر اس دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ براعظم یورپ میں اس دین کے پھیلنے کے بہت سے مواقع موجود ہیں۔

برناڈشو مزید کہتے ہیں: "عیسائی علماء نے قرون وسطی میں اپنی جہالت یا عصبیت کی وجہ سے دین محمد کے تاریک پہلو پیش کئے ہیں یہ لوگ دین محمد کو عیسائیت کا دشمن بیان کرتے رہے ہیں، لیکن جب میں نے اس کے دین کا مطالعہ کیا تو میں اسے حیران کن معجزہ پایا، اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ عیسائیت کا دشمن نہیں، بلکہ اسے انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئیے، میری رائے تو یہ ہے کہ اگر یہ عظیم انسان آج انسانیت کا انتظام سنبھال لے تو ہماری تمام مشکلات کو حل کر کے سلامتی وامن کا گہوارہ بنا سکتا ہے جس کے لئے انسانیت ترس رہی ہے۔

انگریز فلاسفر توماس کارلیل[2] {نوبل انعام یافتہ} اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "اس زمانہ میں کسی انسان کے لئے سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ وہ کان لگا کر ایسی بات سنے کہ "دین اسلام جھوٹ تھا اور {نعوذ باللہ} محمد دھوکے باز اور مکار تھا" ضروری ہے کہ ہم ایسی بے ہودہ اور شرم دلانے والی باتوں کے خلاف جہاد کریں، جس پیغام کو یہ رسول لے کر آیا تھا وہ آج بارہ صدیاں بعد بھی چمکتے سورج کی طرح موجود ہے۔ دو ارب کے قریب انسان اس کو مانتے ہیں کیا کوئی انسان یہ گمان کرنے میں حق بجانب

---

[1] پیدائش 26-07-1856، وفات 02-11-1950

[2] پیدائش 04-12-1795، وفات 05-02-1881

ہو سکتا ہے کہ اس رسالت کو کروڑوں لوگ مانتے ہیں اور بے حد وحساب لوگ اس کو مانتے چلے آئے ہیں کیا یہ سب جھوٹ اور دھوکہ دہی تھا؟

ہندوستانی فلاسفر راما کرشنا راو کہتے ہیں: "جب محمد تشریف لائے، تو جزیرہ عربیہ کچھ بھی نہ تھا، اور ایسے بے نام ونشان صحراء سے محمد نے اپنے عظیم روحانی کارنامے کی بدولت ایک نیا جہاں پیدا کر دیا، ایک نئی زندگی بخش دی، ایک نئی تہذیب متعارف کروائی اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی، اور ایک نئی حکومت بنائی جس کا ایک کنارہ مراکش ہے تو دوسرا کنارہ براعظم ہندوستان ہے، اور آپ ایشیا، افریقہ اور یورپ کے تین براعظموں کی سوچ اور ان کی زندگیوں پر اثرانداز ہوئے۔

امریکن فلاسفر زویمر[3] کہتا ہے: "بلاشبہ محمد عظیم دینی قائد اور راہنما تھے، اُن کی ذات پر یہ بات بالکل صادق آتی ہے کہ آپ عظیم مصلح، فصیح وبلیغ خطیب، بہادر اور نڈر، عظیم فلاسفر تھے۔ جو صفات مذکورہ خوبیوں کی نفی کر رہی ہوں وہ آپ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتیں، جو قرآن آپ لے کر آئے، اور آپ کی سیرت وکردار ہمارے دعوے کی سچائی کے گواہ ہیں"۔

انگریز فلاسفر سر ولیم[4] کہتا ہے: 'یقیناً محمد جو مسلمانوں کے نبی ہیں، اہل شہر کے بالاتفاق فیصلہ کے مطابق بچپن ہی سے 'امین' کا لقب حاصل کر گئے تھے، یہ مقام آپ کو عظیم اخلاق، حسن سلوک کی وجہ سے ملا، چاہے کوئی بھی خوبی کا مقام تصور کر لیا جائے، یقیناً محمد اس مقام سے عالی ہی ہیں، ناواقف آپ کے مقام کو نہیں پا سکتا، اور آپ کو اسی نے پہچانا جس نے آپ کی سنہری تاریخ کا مطالعہ کیا، یہی وہ درخشاں تاریخ ہے جو آپ رسولوں اور مفکرین کی صف میں بنا گئے ہیں'۔

نیز کہتا ہے: 'آپ ﷺ امتیازی مقام رکھتے ہیں کہ آپ کی گفتگو بہت واضح تھی، دین آسان تھا، آپ نے حیرت ناک کامیابیاں حاصل کیں، تاریخ میں کوئی ایسا مصلح نہیں گذرا جس نے بیک وقت روحوں کو زندہ کیا ہو، اخلاق کو پروان چڑھایا ہو، اور اچھائی کے مقام کو بلند کیا ہو، اور پھر اس قدر کم وقت میں جو وقت محمد اسلام کے نبی کو ملا تھا'۔

روسی ناول نگار اور مشہور فلاسفر تولستوئی[5] کہتا ہے: 'محمد کے لئے یہی بات قابل فخر ہے کہ اُس نے انتہائی پنچ اور خون کی پیاسی امت کو شیطان کی بری عادتوں کے پنجوں سے نجات دی، اور ان کے سامنے ترقی کے دروازے کھول دیئے، محمد کی لائی ہوئی شریعت زمانے کی راہنمائی کرے گی، اس لئے کہ یہ عقل وحکمت کے عین مطابق ہے'۔

آسٹریا کا فلاسفر شبرک کہتا ہے: 'انسانیت اس بات پر فخر کرتی ہے کہ محمد اس کا حصہ ہے۔ حالانکہ آپ خالص امی تھے، اس کے باوجود کئی صدیاں پہلے ایسی شریعت دے گئے کہ اگر ہم یورپی لوگ بھی اس شریعت پر عمل کر لیں تو دنیا بھر سے زیادہ خوش قسمت قرار پائیں'۔

---

[3] پیدائش 12-04-1867، وفات 02-04-1952

[4] پیدائش 27-04-1819، وفات 11-07-1905

[5] پیدائش 09-09-1828، وفات 20-11-1910